لہراتے ہوئے کہا

لا الہ گوئی بگواز روئے جان

لاالہ ضرب است و ضرب کاری است

تمام جلسہ سبحان اللہ، جزاک اللہ، اللہ اکبر کے نعرہ ہائے فلک شگاف سے گونج اٹھا۔ جو فارسی جانتا تھا وہ عالم سرور میں تھا اور جو نہیں جانتا تھا وجدان کے زور پر جھوم رہا تھا۔ گویا شخصیت نے جادو جگا دیا تھا۔ اس جلسہ کے بعد ہی باری علیگ نے "زمیندار" کے کشمیر نمبر میں ایک مضمون لکھا تھا۔ "بخاری اور اقبال" (۱) آغاز کچھ اس قسم کے فقروں سے تھا۔

"میری تمام عمر اسلامی علوم کے مطالعہ میں صرف ہوئی ہے (اقبال)

میں جب سے میدان سیاست میں اترا ہوں اپنی کتابوں کے گرد تک نہیں اتار سکا" (بخاری)

(بوئے گل، نالۂ دل، دودِ چراغ محفل، شورش کاشمیری صفحہ ۵۸)

---

(۱) روزنامہ زمیندار لاہور۔ یادگار شہید نمبر جلد ۱۸۔ شمارہ ۲۵۳، ۱۷ رجب ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۱ء (مدیر)

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سحرِ خطابت

ہمارے زمانے میں ایک بڑے مقرر تھے۔ میری حسرت رہ گئی۔ میں نے ان کو سنا نہیں۔ ان کا نام تھا "عطاء اللہ شاہ بخاری" اور ان کا یہ عالم تھا کہ "جسٹس شیوناتھ گاڈگل" نے جو الہ آباد میں جج تھے۔ ایک صحبت میں بتایا کہ: "مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری آئے ہوئے تھے آکہ آباد میں۔ دیکھا کہ گھنگور گھٹا چھا گئی ہے۔ رات کا وقت تھا تو لوگ کسمسانے لگے۔ کسی نے کہا کہ اندر چلیں تو مولانا نے کہا آپ بیٹھے رہیے۔ میری تقریر شروع ہو جانے دیجئے۔ اس کے بعد موسلادھار بارش بھی ہو جانے دیجئے۔ اگر آپ میں سے ایک شخص اپنی جگہ سے ہٹا تو میں مقرروں کی فہرست سے اپنا نام خارج کردوں گا۔ چنانچہ یہی ہوا۔ جسٹس گاڈگل بتاتے ہیں کہ: "صبح چار بجے تک موسلادھار بارش ہوتی رہی اور ان کی سحر بیانی سے جو لوگ متاثر تھے وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلے۔"

روایت: سید حامد

"شخصیات وواقعات، جنہوں نے مجھے متاثر کیا،

بحوالہ خدا بخش جرنل، پٹنہ نمبر (۱۱۱)

مارچ ۱۹۹۸ء، صفحہ ۲۶